لگی ہے لیکن ضعف و نقاہت ابھی تک پورے طور پر کام کو سنبھال لینے میں مانع ہے۔ آپ نے بمشکل اوپر کے چند پیرا گراف املا کرائے۔ مجبوراً اشارات کا جو پچھلا اہم سلسلہ چل رہا تھا اسے روک دینا پڑا ہے، اور بقیہ صفحات ایک دوسرے مضمون "اسلام اور اشتراکیت" سے پرچے کی عام ترتیب کے خلاف پُر کیے جا رہے ہیں جو آئندہ اشاعت کے لیے رکھا ہوا تھا۔

اس پرچے سے رسائل و مسائل کے پرانے مستقل عنوان کا احیاء کیا جا رہا ہے۔ جماعت اسلامی کے شعبہ تنظیم کے ماتحت خطوط کے جو جواب مرکز سے دیے جاتے ہیں ان میں سے اکثر بے حد اہم ہوتے ہیں۔ ان میں تفسیر بھی ہوتی ہے، فقہ بھی، فلسفہ بھی ہوتا ہے اور ادب بھی۔ ہم نے سوچا ہے کہ یہ قیمتی سرمایہ صرف مستفسرین تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اسے عام تعلیم یافتہ طبقہ میں پھیل جانا چاہیے۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ ایک ہی سوال کو مختلف لوگوں کی طرف سے بار بار پوچھنے کا جو سلسلہ جاری رہتا ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جماعت پر خط و کتابت کے مصارف کا بار کم ہو جائے گا۔ دوسرے یہ کہ لوگ نہ صرف یہ کہ مختلف اصولی اور وقتی مسائل کو سمجھنے لگیں گے بلکہ ان کا نقطۂ نگاہ بھی رفتہ رفتہ سلجھ جائے گا

یہ سلسلہ سوال و جواب کی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ سوالات دونوں طرف سے حاشیہ چھوڑ کر باریک قلم سے لکھوائے گئے ہیں۔ ہر سوال کے نیچے اس کا جواب درج ہے۔ سوال اور جواب کے ایک ایک زوج کو ایک مناسب عنوان سے معنون کر دیا گیا ہے تاکہ جس خاص مسئلے کو قارئین چاہیں فہرست کی مدد سے برآمد کر سکیں۔

سوالات کی عبارت کے متعلق ایک ضروری بات یہ یاد رکھیے کہ یہ ضروری نہیں کہ سوال بالکل مستفسر کے الفاظ میں لکھا جائے اور اس کی چند وجوہات ہیں۔ اول تو یہ کہ جو لوگ زبان پر قدرت نہیں رکھتے ان کے خطوط میں بے ربطی سی ہوتی ہے کسی خط میں تکرار پائی جاتی ہے اور کسی میں الفاظ کا مسرفانہ استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اختصار اور ربط کے لیے سوال کی عبارت میں تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ البتہ کوشش یہ کی جاتی ہے کہ

مستفسر کا پورا مدعا سامنے آجائے۔ دوسرے یہ کہ بعض خطوط کے جواب تو ریکارڈ میں ملتے ہیں، لیکن اصل خطوط محفوظ نہیں ہیں۔ اس صورت میں سوال کو از سرِ نو بطورِ خود مرتب کرنا ناگزیر ہوتا ہے۔

یہ سلسلہ شروع کرنے کے ساتھ ہی یہ خیال ہو رہا ہے کہ ریکارڈ میں مولانا کے خطوط کی جو نقلیں موجود ہیں اُن کے مقابلہ میں ان خطوط کی تعداد کہیں زیادہ ہوگی جن کی نقلیں موجود نہیں ہیں۔ مولانا کے احباب، ترجمان القرآن کے قارئین اور جماعت کے ارکین میں سے کتنے ہی اصحاب کے پاس آپ کے خطوط محفوظ ہوں گے۔ ایسے لوگوں سے جماعتِ اسلامی کے شعبۂ تنظیم کی طرف سے یہ درخواست ہے کہ براہ کرم یا تو اصل خطوط عاریۃً ہمیں بھیج دیں ہم ان کی نقلیں حاصل کر لینے کے بعد واپس کر دیں گے۔ یا کم از کم ان کی نقول بھیجدیں، تاکہ انھیں سلسلہ وار شائع کر دیا جائے۔

یہ خطوط اگر انفرادی طور پر محفوظ رکھے گئے تو دراصل غیر محفوظ ہوں گے۔ لیکن اگر انھیں ترجمان القرآن میں شائع کر دیا گیا تو یہ ایک مستقل تاریخی سرمایہ کی حیثیت سے ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچ سکیں گے۔ اور آنے والے عہد کا مورخ، موجودہ دور کے مسلمانوں کی ذہنی حالت کا اندازہ لگانے کے لیے ان خطوط سے بڑی مدد لے سکے گا، نیز وہ اُس فکری ارتقاء کی سب سے بڑی کڑی کو پورے طور پر سمجھ سکے گا جو مسلمانانِ ہند کی سیاسی زندگی کی تشکیل کر رہا ہے۔ پھر یہ خطوط مستقبل کے ان فقہاء کے لیے بھی مفید ہوں گے جو مجتہدانہ انداز سے اسلامی اصولوں کو حالاتِ حاضرہ پر منطبق کرنے کے لیے فقہ کی جدید تدوین کی ہمت کریں۔